سوال

(59) غسل جنابت، غسل حیض اور نفاس کو طلوع فجر تک موخر کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا طلوع فجر تک غسل جنابت کو موخر کرنا جائز ہے؟ کیا عورت کے لیے طلوع فجر تک غسل حیض یا غسل نفاس موخر کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب طلوع فجر سے پہلے عورت کا خون حیض یا نفاس بند ہو جائے تو اس پر روزہ رکھنا لازم وضروری ہو جائے گا، اور طلوع فجر تک غسل کو موخر کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن سورج طلوع ہونے تک غسل کو موخر کرنا جائز نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر لے اور نماز پڑھ لے۔ اسی طرح جنبی (مرد و عورت) کے لیے سورج طلوع ہونے کے بعد تک غسل کو موخر کرنا جائز نہیں، بلکہ واجب یہ ہے وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر کے نماز پڑھ لے۔ اور مرد کے لیے لازم ہے کہ وہ جلدی غسل کرے تاکہ وہ فجر کی نماز باجماعت ادا کر سکے۔ (سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 103

محدث فتویٰ